حج کا فلسفہ

حج کا عظیم فلسفہ اس کا سیاسی پہلو ہے کہ جس کو دبانے کے لیے چاروں طرف سے استعمار کا ہاتھ کوشاں ہے۔ اور افسوس سے استعمار کی منفی تشہیری مہم مسلمانوں پر کافی حد تک اثر انداز بھی ہوئی ہے۔ آج مسلمان سفر حج کو صرف ایک خشک اور اسلامی فوائد سے خالی عبادت سمجھتے ہیں! حج جس روز سے وجود میں آیا، اس روز سے اس کی سیاسی اہمیت اس کے عبادی پہلو سے کئی گنا زیادہ رہی ہے۔ خود اسکا سیاسی پہلو سیاست کے علاوہ ایک عبادت ہے۔

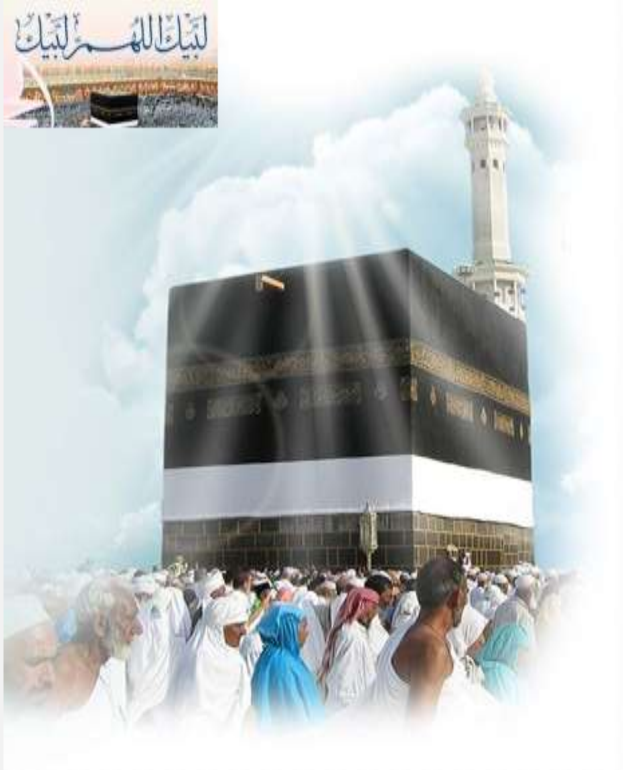

حجاج اور اسلامی ممالک کے حالات کا جائزہ

حج کے دوران جو لوگ مختلف ممالک سے آتے ہیں یا علماء کرام جو حج میں شرکت کرتے ہیں انہیں چاہیے کہ ہر سال دنیا بھر کے مسلمانوں کی مشکلات کا جائزہ لیں کہ مسلمان کس حالت میں ہیں۔ مسلمانوں اور ان کی حکومتوں

کے درمیان کیسے حالات ہیں۔ اسلامی حکومتوں اور دوسری شیطانی حکومتوں کے ساتھ کیسے روابط ہیں۔ خود مسلمان قوموں کے درمیان کیا پوزیشن ہے۔ علماء کہ جو مختلف اسلامی علاقوں میں رہتے ہیں ان کے حج کی نسبت کیسے نظریات ہیں۔ یہ وہ امور ہیں جن کے بارے میں غور و فکر ضروری ہے۔ اور حج انہیں امور کے لیے ہے۔ حج اس لیے ہے کہ مسلمانوں کی ایک سال کی مشکلات کی جانچ پڑتال کی جائے۔ اور ان کی مشکلات کو برطرف کیا جائے۔

بعض علاقوں کے علماء اور مولوی حضرات یہ کہتے ہیں کہ حج میں سیاسی میدان سے خارج ہونا چاہیے یہ لوگ رسول خدا [ص] کو محکوم کرتے ہیں۔ آئمہ معصومین [ع] کو محکوم کرتے ہیں۔ یہ نہیں جانتے کہ سفر حج کن مسائل کے لیے تھا۔ مسلمانوں کی کن مشکلات کے حل کے لیے تھا۔ حج اس لیے تھا کہ مسلمانوں کی مشکلات کو درک کیا جائے اور ان کو حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ حج اس لیے تھا کہ مسلمانوں کے درمیان اخوت اور مودت کو ایجاد کیا جائے۔ جب حج پر جاو ان مسلمانوں کو بیدار اور متحد کرو۔

وہ حج جسے خداوند عالم چاہتا ہے اور وہ حج جسے اسلام نے ہم سے چاہا ہے یہ ہے کہ جب حج پر جاو تو مسلمانوں کو بیدار کرو انہیں آپس میں متحد کرو۔ انہیں یہ سمجھاو کہ ایک کروڑ مسلمان کیوں مٹھی بھر صہیونیوں کے ماتحت رہیں؟

تمام مشکلات اس وجہ سے ہیں کہ مسلمانوں کو اس راستے سے منحرف کر دیا گیا ہے جو اسلام نے بیان کیا ہے۔

وہ علماء جو مسلمانوں کو صہیونیوں کے مدمقابل یک آواز نہیں دیکھنا چاہتے، امریکہ کے خلاف ایک کلمہ کہنا پسند نہیں کرتے یہ لوگ امریکیوں کے ان علماء سے کمتر نہیں ہیں جو کہتے ہیں کہ خاموش رہنا چاہیے یہ علماء جو امریکہ کے طرفدار ہیں یہ خود عیسائی علماء سے کمتر نہیں ہیں۔ مسلمانوں کو بیدار ہونا چاہیے۔ ان ایک ارب مسلمانوں کو بیدار ہونا چاہیے کہ ان دو طاقتوں کے دھوکے میں نہ آئیں۔

کیا اسلامی ممالک کے لیے یہ ننگ و عار نہیں ہے کہ اسرائیل آئے اور فلسطینیوں پر حکومت کرے؟ ان پر ظلم و ستم کرے؟ لبنان میں یہ سب فتنہ و فساد پھیلائے اور ایک کروڑ مسلمان بیٹھ کر تماشا دیکھتے رہیں؟

جب یہ طے پا جائے کہ مسلمان ان الہی مسائل کی طرف توجہ نہ کریں قرآنی مسائل کی طرف توجہ نہ کریں اسلامی احکام کو نظر انداز کر دیں، اسلام کی وحدت کی طرف دعوت کو پامال کر دیں تو مجبورا ایسا ہوگا کہ اپنا سب کچھ انہیں دے دیں اور ان کے احسان مند بھی رہیں کہ اسے قبول کر لیں۔ ہمیں بیدار نہیں ہونا چاہیے؟

مسلمانوں کو چاہیے کہ ان کو منہ کی دیں اور اگر جمع ہو جائیں تو دے بھی سکیں گے۔ اور پوری دنیا جانتی ہے کہ انہوں نے، امریکہ فرانس اور دیگر سپر پاور طاقتوں نے ایران سے طمانچہ کھایا ہے اسلام کی برکت سے، اور اس کے بعد بھی یہ اسلامی ملت ہر گز اجازت نہیں دے گی کہ ان کا راستہ ہمارے ملک کی طرف کھلے۔

امام خمینی(رہ) کے عظیم پیغام

امام خمینی(رہ) کی انتھک سعی و جدوجہد کے مختلف پہلوؤں اور جلوؤں اور دینی فکر کے حقیقی مظہر کو سامنے لانے کی مقدس جدوجہد میں سے ایک حج بیت اللہ کے فلسفوں، دروس، پیغامات اور سماجی اور سیاسی اثرات کو واضح کرنے کے ذریعے ان کا احیاء تھا۔

مسلمانوں کے بڑے فرائض میں سے ایک یہ ہے کہ وہ معلوم کریں کہ حج بیت اللہ کی حقیقت کیا ہے اور یہ کہ وہ اپنی مادی اور روحانی وسائل کا ایک حصہ اس کو قائم رکھنے کے لئے کیوں صرف کریں؟

حج بیت اللہ کو مسلمانوں کے حقوق اور مستضعفین کی متکبرین کے خلاف حفاظت و نگہداشت سے کیا لینا دینا؟ حج بیت اللہ کو مسلمانوں پر ذہنی اور جسمانی دباؤ ڈالے جانے کے مسئلے کو حل کرنے

سے کیا مطلب؟ حج بیت اللہ کو اس سے کیا غرض ہے کہ مسلمانوں نے ایک عظیم قوت کی صورت میں تیسری عالمی طاقت کے طور پر اپنے آپ کو منوانا ہے؟

اس موضوع پر امام خمینی(رہ) کے پیغامات اور بیانات کا ایک معتدبہ حصہ ابراہیمی(ع) اور محمدی(ص) حج کے احیاء سے متعلق ہے۔ طبیعی طور پر اہم ترین امر یہ ہے کہ حج بیت اللہ کے فلسفے اور اس کے اثرات کو اس کی مشکلات و توہمات سے نجات دینے اور استعماری طاقتوں اور اسلامی ممالک میں ان کے چنے گئے ایجنٹوں کو بدنام کرنے کے راستے سے حقیقت کا جامہ پہنایا۔

"ایام حج کی آمد ہے۔ یہ عظیم عبادی، سیاسی اور اجتماعی فریضہ بڑی عبادات میں اہم خصوصیات کا حامل ہے اور خداوند تبارک وتعالیٰ نے دنیا کے مسلمانوں کو خاص شرائط کے ساتھ اس کی دعوت دی ہے تاکہ اس عظیم فریضے کو بجالاتے ہوئے ان امور سے کہ جو مسلم ممالک میں اجتماعی اور سیاسی حوالوں سے رونما ہوتے ہیں، با خبر ہوں۔ مشکلات کے بارے میں ایک دوسرے سے تبادلہ خیال کریں اور حتی الامکان انہیں حل کرنے کی کوشش کریں۔

افسوس! اکثر مسلمانوں نے غلط پالیسیوں، بعض عناصر کی غلط فہمیوں، بعض مفادپرست ایجنٹوں کی چالبازیوں کی بنا پر اس عبادت کا سیاسی پہلو فراموش کردیا"۔ (صحیفہ امام، ج 16، ص 515)

تاریخ کے تمام تر ادوار میں اسلامی معاشروں کے المیوں اور خطرات میں سے، جنہوں نے انہیں ہمیشہ دھمکایا اور تہدید کی، ایک وہ تصورات اور تفاسیر ہیں جو حج بیت اللہ کی حقیقت اور اس کی ترقی و توسیع اور لوگوں کے درمیان پھیلاؤ سے مطابقت نہیں رکھتیں۔ انہی غلط توجیہات کی وجہ سے حقائق، تعلیمات، عرفانی عبادت،جہالت و جمود اور توہمات سے خلط ملط ہو جاتے ہیں۔

ایسا لگتا ہے کہ اسلام یہ چاہتا ہے کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد ہر سال لطف اندوز ہونے، تفریح کرنے اور عمارتوں کی تصاویر اور اپنی دل پسند شاپنگ کے ہمراہ اپنے اپنے ممالک کو واپس چلے جائیں!!؟

امام خمینی(رہ) کے نقطۂ نظر سے یہ غلط اور نادرست تفسیریں دو گروہوں کی طرف سے سامنے آئی ہیں اور اب تک یہ صورت حال برقرار ہے۔

ur.imam-khomeini

پہلا گروہ بے اطلاع لوگوں کا ہے: یہ اسلامی معاشروں کے وہ غیر مطلع مسلمان ہیں جو ضروری تفاہم اور علم کی محرومی کی بنا پر زیارت بیت اللہ کی تعریف کو ایک سیاحتی اور عبادی سفر میں محدود کر دیتے ہیں۔ علم سے محرومی اور جہالت ان افراد کو اس بات سے مانع ہے کہ وہ حج بیت اللہ کے فلسفے اور معاشرتی اور سیاسی اثرات کے ساتھ ساتھ اس کے نظریاتی اور روحانی اہداف و مقاصد کو سمجھیں۔

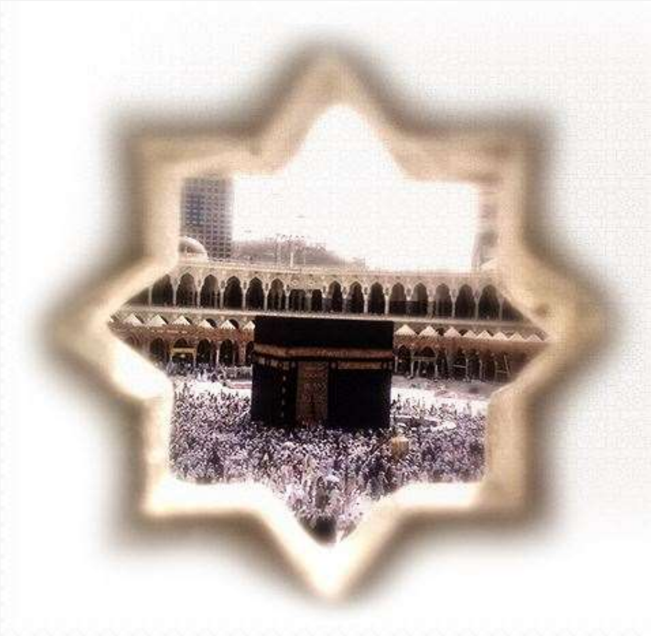

دوسرا گروہ وہ متعصب و مغرض تجزیہ کرنے والے ہیں جو یہ سعی کرتے ہیں کہ حج کے فلسفے کو اقتصادی، گروہی و جماعتی اور سیاسی مفادات کی نذر کردیں۔ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ درست اور صحیح حج اس بات کا سبب بنتا ہے کہ یہ گروہ اپنے مفادات اور امنگوں سے دست بردار ہو جائے یا یہ کہ اس کا مطلوبہ اور بار آور صورت میں ادراک نہ کرے، وہ اس عظیم عبادی کام کی اپنے گروہی اوہام اور خیال آفرینیوں کے مطابق توجیہ کرتے ہیں۔

سچے اور حقیقی حج کے اندر چھپے ہوئے حقائق

حج سے متعلق غلط توجیہات کے متعلق اخطار و انذار سے متعلق امام خمینی(رہ) کا یہ نظر یہ ہے کہ حقیقی حج بیت اللہ کو حج کی ان باطل تفاسیر اور توجیہات سے نبردآزما اور ان کا مخالف ہونا چاہیے۔ وہ فرماتے ہیں:

”درآنحالیکہ حج بیت اللہ انسانوں کو ایک دوسرے کے نزدیک لانے اور گھر کے مالک سے مربوط کرنے کے لئے ہے اور حج صرف اعمال، دعاؤں اور الفاظ کا ایک سلسلہ نہیں ہے۔ کوئی شخص الفاظ، جملات اور تشددانہ حرکات کے ذریعے خدا تک نہیں پہنچتا۔ حج بیت اللہ الہٰی تعلیمات کے دل (وسط) میں موجود

ہے جس سے آدمی کو زندگی گزارنے کے تمام پہلوؤں پر مبنی اسلام کی پالیسی کے متن کو ڈھونڈ نکالنا چاہیے۔ حج بیت اللہ ایک ایسے معاشرے کا معمار ہے جس سے مادی اور روحانی نقائص و معائب دور کئے گئے ہوں۔ حج بیت اللہ فرد کی محبت سے بنائے گئے تمام مناظر اور دنیاوی زندگی میں ایک مکمل معاشرے کا مظہر اور تکرار ہے اور حج کے مناسک زندہ لوگوں کے مناسک ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ کسی بھی نسل اور قوم سے اسلامی اقوام کے معاشرے (رسول خدا(ص) کی قوم "امّہ") کو ابراہیمی بن جانا چاہیے تاکہ وہ "امّہ" کے اجتماع سے منسلک ہوکر ایک متحدہ قوت بن جائے۔ حج بیت اللہ توحیدی انسان کو منظم کرتا ہے، ریہرسل کراتا ہے اور اس کو ثابت قدم بناتا ہے۔ حج بیت اللہ مسلمانوں کی مادی، روحانی، مخفی صلاحیتوں اور استعدادت کے انعکاس کا مقام ہے۔ حج بیت اللہ وہ پر برکت قرآن ہے جس سے تمام لوگ مستفید ہوتے ہیں لیکن اگر دین کے مفکرین اور فضلا اور وہ لوگ جو اسلامی قوم "امہ" کے دکھوں اور دردوں سے آشنا ہیں اس کی تعلیمات کے گہرے سمندر میں غوطہ ورہوں اور اس کی نزدیکی و قرب اور اس کے معاشرتی اصولوں اور پالیسیوں میں ڈوب جانے سے نہ ڈریں تو وہ علم و دانش اور رہنمائی ترقی اور آزادی کے لئے بے شمار موتی حاصل کرلیں گے اور ابد تک علم و دانش کے ذلاّل و شفاف چشموں سے سیراب ہوں گے۔"

امام خمینی(رہ) حقیقی اور اصلی حج بیت اللہ کی توضیح دینے کے فوراً بعد اس عظیم عبادی عمل اس کے کثیر معاشرتی اور سیاسی اثرات کی یادوں میں کھو جانے اور اس کے تعطل پر ناخوشی و ناراضگی ظاہر کرتے ہیں:

"مگر کیا کیا جائے اور ہم اس بڑے غم کو لے کر کہاں جائیں کہ حج بیت اللہ کو قرآن عظیم کی طرح ہی اجنبی بنا دیا گیا ہے اور اسی حد تک زندگی ، کمال اور عظمت کی کتاب کو ہمارے خود ساختہ پردوں کے درمیان چھپا دیا گیا ہے اور تخلیق کے معمے کے اس مخزن کو ہماری مسخ شدہ فکروں کے انبار تلے دفن کردیا گیا ہے اور اس کی رہنما، زندگی بخش اور معمار زندگی فلسفہ کو خوف و دہشت اور موت و قبر کی زبان کی حد تک محدود کردیا گیا ہے۔ حج کا بھی اسی طرح کا انجام بنا دیا گیا ہے۔ ایسا انجام کہ دسیوں لاکھ مسلمان ہر سال حج کرنے کو جاتے ہیں اور حضرت ابراہیم(ع) اور حضرت حاجرہ(س) کے نقش ہائے پائے مبارک پر قدم رکھتے ہیں پھر بھی کوئی اپنے آپ سے یہ نہیں پوچھتا کہ پیغمبر ابراہیم(ع) اور حضرت محمد(ص) کون تھے؟ اور انہوں نے کس کام کی تکمیل کی تھی اور ان کا مقصد اور

بدف کیا تھا؟ وہ ہم سے کیا توقع رکھتے ہیں؟ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہ واحد چیز ہے جس کے متعلق وہ نہیں سوچتے۔ یقیناًایک بے روح بے حرکت اور بے تحریک حج ذمہ داری سے انکار، بغیر وحدت و اتحاد اور ایک ایسا حج جو کفر اور شرک کے انکار کی دعوت نہ دیتا ہو، حقیقی حج نہیں ہوتا۔

مختصر یہ کہ تمام مسلمانوں کو حج اور عظیم قرآن کے زندہ کرنے کے لئے ضرور جدوجہد کرنی چاہیے اور ان دونوں کو اپنی زندگی کے دائرہ کار میں بحال و برقرار کر دینا چاہیے۔ اسلامی محققین کو چاہیے کہ وہ فلسفہ حج کو درست طور پر پیش کریں، اس کی توجیہ کریں اور ان توہمات اور انحرافات سے چھٹکارا حاصل کریں جو شہنشاہوں سے وابستہ خود ساختہ دینی دانشور وجود میں لائے ہیں۔

امام خمینی(رہ) کے پیغام کے اس حصے میں بڑی دردواندوہ بھری گفتگو ہے جو حج کو اجنبی بنا دیئے جانے اور اس عظیم عقیدتی عمل کے عظیم فلسفوں ، اثرات اور قدروں کو دشت فراموشی کے سپرد کئے جانے سے متعلق ہے۔ یہ اجنبی سازی اتنی بڑی ہے کہ یہ قرآن کریم کی اس اجنبی سازی کو بھی چیلنج کرتی ہے کیونکہ اسلامی ممالک کے اندر کائناتی اور آفاقی تعلیمات پر مبنی حق و حقیقت کی اس کتاب کو روحوں کے لئے ایصال ثواب اور قرأت کی کتاب، جس سے افراد کی موت اور ان کی تدفین کی رسومات یاد آتی ہیں، بنا دیا گیا ہے۔ درآنحالیکہ قرآن زندگی کی کتاب ہے نہ کہ موت کی اور وہ نہ صرف زندہ لوگوں کے لئے ہدایت ہے بلکہ یہ معاشرتی اور سیاسی زندگی اور اصولوں کی رہنما ہے جو زندگی کے تمام شعبوں بشمول ثقافت، اقتصاد اور سیاست پر ناظر ہے۔

والسلام علی عبادی الله الصالحین ورحمة الله وبرکاته

التماس دعــا

imam-khomeini.ir